بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۳ — ۱۶ ماہ امان ۱۳۲۴ھش — یکم ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ — ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء — نمبر ۶۴

مدینۃ المسیح

ناصر آباد (سندھ) سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ اہلبیت و خدام بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ — قادیان ۱۵ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے سید احمد علی صاحب کو ناگت اوچے ضلع گوجرانوالہ بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا۔

افسوس چوہدری محمد قاسم صاحب سکنہ چک ۵۵ ضلع منٹگمری جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ پرسوں بعمر ۶۹ سال وفات پا گئے۔ کل دوپہر کی گاڑی سے نعش یہاں لائی گئی۔ اور بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

آج ایک بجے دوپہر میاں محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنے لڑکے محمد یوسف صاحب کارکن دعوۃ و تبلیغ کے ولیمہ کی دعوۃ دی۔ جس میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے علاوہ اور بھی کئی اصحاب شریک ہوئے۔ اور دعا فرمائی۔ — آج دوپہر کی گاڑی سے انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹی کلاس جو چالیس اصحاب پر مشتمل ہے۔ گوردا سپور سے زیر قیادت جناب سید غلام سرور شاہ صاحب ایجوکیشنل انسپکٹر و انچارج کلاس یہاں آئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — یکم ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء کے ایجنڈا کی تجاویز

(از حضرت مرزا شریف احمد صاحب)

مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء کا ایجنڈا تیار ہو گیا ہے۔ اور احمدی جماعتوں کو برائے غور و فکر بھیجا جا چکا ہے۔ اس وقت جن نظارتوں سے میرا تعلق ہے۔ ان سے متعلقہ تجاویز ذیل میں اس لئے پیش کی جاتی ہیں۔ کہ احمدی جماعتیں ان پر غور کرنے کے بعد ہر تجویز کے متعلق اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ تاکہ مجلس مشاورت میں جب یہ تجاویز زیر بحث آئیں۔ تو ان کے متعلق جماعتوں کے مشورہ سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ بیرونی جماعتوں کو اس بات کا حق حاصل ہے۔ کہ ان تجاویز میں سے کسی کے حق میں رائے دیں۔ یا خلاف۔ البتہ اگر اپنی رائے کی تائید میں جو وجوہ ان کے پیش نظر ہوں۔ وہ بھی لکھ دیں۔ تو بہت اچھا ہو۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ایجنڈا میں پہلی تجویز یہ درج ہے۔ کہ قادیان دارالامان میں ہر سال نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوا کرے جیسا کہ تعمیر منارۃ المسیح کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء مبارک تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس ارشاد کا اس میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے۔

"ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیان میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے۔ اور اس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے۔ مگر یہ شرط ہوگی۔ کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے۔ فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے۔" (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے موزوں وقت اس سے بڑھ کر اور کونسا ہو سکتا ہے جو اب گزر رہا ہے۔ اور جو مصلح موعود کا دور ہے۔ اور احمدیت کی اشاعت و ترقی کے خاص ایام ہیں۔ اس مبارک تجویز پر عمل کرنے کے لئے مناسب اخراجات کی گنجائش بجٹ میں رکھنے کا سوال زیر غور ہے۔

دوسری تجویز بعض مخصوص علاقوں کی مخصوص اقوام میں تبلیغ کے لئے فی الحال تین سال کے لئے تجربۃً تین ایسے مبلغ مقرر کرنے کی منظوری حاصل کرنے کے متعلق ہے۔ جو علاوہ تبلیغ کے علاج معالجہ کرنا بھی جانتے ہوں۔ — تیسری تجویز یہ ہے۔ کہ ہر احمدی سے تبلیغ کے لئے وقت وقف کرایا جائے۔ اور اس کا ریکارڈ رکھنے اور ایسے اصحاب کے کام کو نوٹ کرنے کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے۔

مقصد اور مدعا کے لحاظ سے یہ تینوں تجاویز جس قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ اس کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ احباب جماعت ان پر غور و فکر کرنے کے بعد جو رائے قائم کریں۔ اس سے متعلقہ نظارتوں کو مطلع فرمائیں یا اگر ان میں کوئی مفید ترمیم کرنا چاہیں تو وہ بھی لکھ کر بھیجدیں۔ تاکہ مجلس مشاورت میں پیش ہونے سے قبل فائدہ اٹھایا جا سکے۔

نظارت تعلیم و تربیت

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے پہلی تجویز ایجنڈا میں یہ درج ہے۔ کہ باہر سے مرکز میں آنے والے نیز قادیان میں رہنے والے احمدیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک اسامی واعظ مقامی کی منظور کی جائے۔ دوسری یہ ہے کہ ہر جماعت کے لئے جس کا سالانہ چندہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ ضروری قرار دیا جائے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کے لئے لازمی طور پر ایک طالب علم بھیجا کرے۔ اور اگر نہ بھیج سکے تو آٹھ سال کے لئے ایک طالب علم کا پورا خرچ ادا کرے۔ تیسری یہ کہ قادیان میں نارمل سکول کھولا جائے۔ جس میں جے وی اساتذہ تیار کئے جائیں۔

ان میں سے پہلی تجویز تو صرف ایک اسامی کے اضافہ کے متعلق ہے۔ لیکن دوسری ایسی ہے جو خاص طور پر غور و فکر کے قابل ہے۔ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی ضروریات کے لحاظ سے ضروری ہے کہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ سے زیادہ لڑکے داخل ہوں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کئی بار جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں۔ اور حال ہی میں ایمان کی کم از کم علامت یہ فرما چکے ہیں کہ ہر خاندان کم سے کم ایک لڑکا مدرسہ احمدیہ میں داخل کرے۔ اور اس بارہ میں حضور کا آخری ارشاد یہ ہے۔ کہ ہر سال کم از کم ایک سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ گویا اس سے کم اگر لڑکے داخل ہوں۔ تو سلسلہ احمدیہ کی غرض و غایت تبلیغ اسلام کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ پس یہ ایسی اہم تجویز ہے۔ کہ اس کو کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے عزم بالجزم کر لینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے اگر کوئی بات کسی کے ذہن میں آئے۔ تو اس کی جلد سے جلد نظارت تعلیم و تربیت کو اطلاع دینی چاہیئے۔

نظارت تالیف و تصنیف

اس نظارت کی طرف سے ایک ہی تجویز ایجنڈے میں درج ہے۔ اور وہ مرکزی لائبریری کو مکمل کرنے کے متعلق ہے۔ اور اس کا انحصار روپیہ پر ہے۔ اس وقت اہم سے اہم ضروریات کے لئے جنہیں ملتوی نہیں کیا جا سکتا۔ کم سے کم خرچ کا جو اندازہ نظارت متعلقہ نے پیش کیا ہے وہ ۱۲ ہزار ہے۔ مجلس مشاورت سے اس بارہ میں جو درخواست کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کچھ تو صدر انجمن احمدیہ سے اعانت دی جائے۔ اور کچھ دوسرے اداروں اور پبلک سے اپیل کر کے مہیا کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ بھی نہایت اہم تجویز ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بارہا اس کے متعلق

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

ہر احمدی کی ایمانی غیرت کے امتحان کا وقت

حال میں احرار اور آریوں نے جو بدزبانی ہمارے پیشوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے خلاف ہمارے مرکز میں آکر کی۔ اس نے ہر سننے والے احمدی کا خون کر دیا۔ بیرونجات میں رہنے والے احمدیوں کو بھی ایسی ہی اذیت پہنچتی رہتی ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر درحقیقت ہمارے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ہے۔ اگر ہمارے دل واقعی مغلظ گالیوں کو سنکر مجروح ہوئے ہیں۔ اگر ہم میں غیرت ایمانی موجود ہے۔ اور عہد بیعت یاد ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس کا انتقام لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ اور اس فوج میں بھرتی ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پنج ہزاری تبلیغی فوج ہے۔ اس کے لئے اپنے ایام وقف کرو زیادہ نہیں صرف رخصتوں کے ایام۔ چاہیئے کہ امتحانوں سے فارغ ہونیوالے نوجوان پنشن یافتہ احباب۔ ٹیچرز۔ پروفیسرز۔ وکلاء و دیگر ملازمین زمیندارن و تجار اپنے فارغ اوقات تبلیغ کے لئے وقف کر کے مجلس مشاورت سے قبل دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ خط لکھتے وقت اپنا پتہ پورا لکھیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

قابل توجہ احباب جماعت احمدیہ

نظارت تعلیم و تربیت احباب جماعت کے لئے یہ اعلان کرنا ضروری خیال کرتی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جو مجلس شوریٰ میں نظارت امور عامہ کی تجویز پر یہ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ غیر احمدی لڑکی کا رشتہ بھی استثنائی صورت کے بغیر احمدی لڑکے کے لئے قبول نہ کیا جائے۔ ابھی تک احباب نے اس فیصلہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ سوچنا چاہیئے۔ کہ اگرچہ شرعاً یہ جائز ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ مگر احمدی لڑکیوں کیلئے رشتہ تلاش کرنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ اُن کے پیش نظر یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ احمدی لڑکوں کا نکاح احمدی لڑکیوں سے ہی ہو۔ اور اگر خاص حالات کی وجہ سے کوئی مجبوری ہو۔ یا غیر احمدی لڑکی لینے میں کوئی خاص خاندانی یا قومی یا دینی مفاد وابستہ ہوں۔ تو ایسی صورت میں اس کے لئے مرکز سے اجازت لینی ہوگی۔ یہ اجازت مقامی انجمن کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ نظارت تعلیم و تربیت سے لینی چاہیئے۔

احباب جماعت کا فرض ہے۔ کہ اس امر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آئندہ استثنائی حالات تحریر کر کے اجازت کیلئے درخواست بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد ادا کیا جائے

احباب کرام کی آگاہی کے لئے اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جماعتوں کے عہدیداران سے التماس ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا داروں سے انکا واجب الادا بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنے کی پوری سعی فرماویں اور جلد از جلد اپنی اپنی جماعت سے بقایا چندہ جلسہ سالانہ سو فیصدی وصول کر کے داخل خزانہ کروا دیں۔

(ناظر بیت المال)

میرا مال اور بڑھ گیا

ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ "میں نے جس دن سے اپنا مال اسلام کی ضرورت کے لئے وقف کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے میرے مال میں اتنی برکت ڈال دی ہے کہ ایک ماہ میں وقف شدہ مال کے تیسر حصہ کے برابر میرا مال اور بڑھ گیا ہے۔"

(انچارج تحریک جدید)

۲۵ مارچ کو خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا امتحان ہوگا۔ تمام احباب خصوصاً خدام شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

نتیجہ امتحان سالانہ مدرسہ احمدیہ بابت ۱۹۴۵ء

نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ
	جماعت ششم		۲۵	محمد اجمل	۳۹۰	۵۱	سلطان احمد	۴۵۵
۱	نظام الدین	۴۶۵/۹۰۰	۲۶	مبارک احمد	۳۰۸	۵۲	عبدالسلام	۴۰۹
۲	سید مجید احمد	۳۶۶	۲۷	محمد اشرف ناصر	۳۹۲	۵۳	شریف احمد	۵۳۲
۳	محمد حسین	۳۷۸	۲۸	محمد یوسف	۲۸۲ ترقی دیگئی	۵۴	فصیح الدین	۴۶۴
۴	عزیز احمد	۴۱۱	۲۹	سلطان محمود انور	۲۷۱ ترقی دیگئی	۵۵	عبدالرشید	۵۰۱
۵	عبدالمنان	۴۶۸	۳۰	عبدالمجید	۳۵۴	۵۶	محمد یونس	۴۳۵
۶	محمد احمد	۵۵۰	۳۱	کرم الدین	۲۸۵ ترقی دیگئی	۵۷	خلیل احمد	۳۵۳ ترقی دیگئی
۷	مسعود احمد	۴۸۲	۳۲	مرزا منور بیگ	۳۰۵	۵۸	عبدالکریم	۳۱۴ ترقی دیگئی
۸	محمد شاہ	۴۷۷	۳۳	نذیر احمد	۲۲۶ ترقی دیگئی			
۹	امیر الدین	۳۶۷	۳۴	نور محمد دہلوی	۵۱۶	۵۹	محمد شفیع	۵۱۰
	جماعت پنجم		۳۵	محمد جمیل	۳۲۳	۶۰	نذیر احمد	۴۴۴ ترقی دیگئی
۱۰	محمد صدیق	۶۱۰/۸۵۰	۳۶	عبدالکریم	۲۵۶ ترقی دیگئی		غلام نبی کشمیری	ان کا انگریزی کا امتحان
۱۱	خان محمد	۵۰۱	۳۷	امان اللہ	× ترقی دیگئی		حفیظ الرحمٰن	۳ اپریل ۱۹۴۵ء کو ہوگا
۱۲	بشیر احمد	۶۰۲		جماعت اول			غلام احمد	اور پھر نتیجہ نکالا جائیگا
۱۳	محمد ادریس	۵۴۰	۳۸	محمد اسلم	۵۳۸/۷۲۵		حافظ کلاس فریق الف	
۱۴	بشارت احمد	۴۷۴	۳۹	محمد اعظم	۳۸۲	۶۱	قدرت اللہ	۷۰/۱۰۰
۱۵	منظور احمد	۴۶۰	۴۰	غلام رسول	۳۹۶ ترقی دیگئی	۶۲	مبارک احمد	۶۳
۱۶	مبارک احمد	۵۰۸	۴۱	مشتاق احمد	۴۵۴	۶۳	شریف احمد	۷۹
۱۷	محمد الدین	۵۳۷	۴۲	محمد شریف	۵۰۵	۶۴	دین محمد	۷۵
۱۸	کبیر احمد	۵۶۲	۴۳	ہمایوں اقبال	۴۹۴	۶۵	ودود احمد	۶۲
۱۹	محمد عبداللہ	۴۶۸	۴۴	غلام نبی گجراتی	۳۸۵	۶۶	غلام محی الدین	۶۵
۲۰	جمال یوسف	۳۹۹ ترقی دی گئی	۴۵	عبداللطیف	۴۱۶	۶۷	محمد اعظم	۹۴
	جماعت دوم		۴۶	سید نثار احمد	۵۹۳		فریق ب	
۲۱	احمد بشیر حسین	۴۲۳/۷۲۵	۴۷	محمد یعقوب	۵۲۵	۶۸	عبدالرشید	۵۵/۱۰۰
						۶۹	کرامت اللہ	۵۳
۲۲	دین محمد	۴۷۸	۴۸	بشیر الدین	۴۰۷	۷۰	عبدالسلام	۴۷
۲۳	احمد حسین	۳۸۱	۴۹	محمد گلستر	۴۷۲	۷۱	سراج دین	۵۲
						۷۲	عبدالحلیم	۶۴
۲۴	علی محمد	۳۰۵	۵۰	نور احمد	۴۶۸	۷۳	الطاف الرحمٰن	۵۶
						۷۴	نظام دین	۶۲

مقامی تبلیغ کی کامیابی کیلئے اخراجات کی ضرورت

احباب کرام جو الفضل پڑھتے ہیں جانتے ہیں کہ صیغہ مقامی تبلیغ جو کہ نظارت دعوت و تبلیغ کا ایک شعبہ ہے۔ اور جس کے ذمہ ضلع گورداسپور اور اس کے سرحدی اضلاع میں تبلیغ کا کام ہے کس سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہنا ضروری ہے۔ کہ انچارج صاحب بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری جو اپنی ماہانہ رپورٹ شائع کرتے رہتے ہیں۔ اس میں مقامی تبلیغ کے ذریعہ ہونے والی بیعت دیگر جماعتوں کے مقابل میں سب سے اول ہے۔ یہ اس صیغہ کی مجمل رپورٹ ہے۔ جس کے پاس اس وقت بوجہ آمد کے کم ہونے کے مبلغین تھوڑے ہیں اگر آمد زیادہ ہو۔ تو تبلیغ کے لئے زیادہ سہولیت فراہم ہو سکتی ہے۔ اسوقت جبکہ ہر چیز گراں ہے۔ اور ان مبلغین کو جو مشاہرہ مل رہا ہے۔ وہ صرف قوت لایموت کا مصداق ہے۔ پس میں ان احباب کو جو اس صیغہ کی معاونت فرما رہے ہیں یا کرنے والے ہیں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ ہمارے مخالفین جو آئے دن سلسلہ عالیہ کے خلاف بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔ ان کے اثر کو کالعدم کیا جائے۔ تمام رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بمد مقامی تبلیغ آنی چاہئیں۔

شیخ محمد سیال نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ قادیان

تاڑی ——— اور ——— سینڈھی

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

ایک دوست بنگال سے پوچھتے ہیں کہ آیا تاڑی وغیرہ کو بموجب نسخہ ڈاکٹر پینا جائز ہے یا نہیں۔ کیا عرب میں بسبب کھجوروں کے بکثرت ہونے کے یہی تاڑی بطور شراب استعمال ہوتی تھی۔ یا کوئی اور شراب؟ اور آیا تاڑی پینا شراب پینے کے برابر ہے۔ اور تازہ تاڑی تو نشہ بھی نہیں کرتی۔ اس کے متعلق کیا رائے ہے؟

جواب

تاڑی تاڑ کی قسم کے درختوں کا رس ہوتا ہے۔ اور سینڈھی کھجور کی قسم کے درختوں کا رس۔ یہ دونوں بہت ملتی جلتی چیزیں ہیں بمبئی۔ حیدر آباد۔ یو۔ پی۔ بہار اور بنگال میں ان چیزوں کا رواج ہے۔ شام کے وقت درخت کو چھیل کر اس کے نیچے ٹہنی کے ساتھ مٹی کے برتن باندھ دیتے ہیں۔ اور درخت کا میٹھا رس اس برتن میں ٹپکتا رہتا ہے۔ جب جمع ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے دن اسے اتار لیتے ہیں۔ ایک وقت مقررہ تک تو اس میں نشہ نہیں پیدا ہوتا۔ مگر اس کے بعد خمریت یعنی شراب۔ پنی شروع ہو جاتی ہے۔ پہچان اس کی یہ ہے۔ کہ جب تک وہ عرق پانی کی طرح شفاف رہتا ہے۔ تب تک عموماً اس میں خمر کا اثر نہیں ہوتا۔ اور وہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ شربت پھر گرمی کے اثر اور دیر تک رکھنے کی وجہ سے اور اس پرانے برتن کی لاگ سے اس میں تغیر پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور وہ تاڑی دودھ کی طرح سفید ہونے لگتی ہے۔ پانی کی طرح شفاف نہیں رہتی۔ اب اس میں نشہ پیدا ہو گیا۔ اور شراب بن گئی۔ اور عادی پینے والے اسی وقت اسے پیتے ہیں اور اپنے نشہ کی عادت کی تسلی کرتے ہیں۔ اور اسی وقت اس پر شراب کا حکم جاری ہوتا ہے۔ اور اسی وقت وہ حرام ہوتی ہے۔ تازہ رس کی حالت میں وہ ایسی ہی ہے جیسے کشمش یا منقیٰ کا تازہ بھگویا ہوا عرق جسے نبیذ کہتے ہیں۔ لیکن نبیذ کو بھی اگر دیر تک سڑا لیا جائے۔ تو وہ بھی شراب کا اثر دینے لگتی ہے۔ اور جو حکم خمر کا ہے۔ وہ نشہ آور نبیذ یا تاڑی یا سینڈھی پر بھی جاری ہو جاتا ہے گرمی کے موسم میں ایسا تغیر جلدی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ٹھنڈک کے موسم یا رات کی خنکی میں کم ہوتا ہے۔ پھر کچھ پرانے برتنوں کا بھی اثر ہوتا ہے۔ جن برتنوں میں کچھ مدت سے نشہ آور تاڑی بن رہی ہو۔ ان میں یہ عرق جلدی خمریت اختیار کر لیتا ہے۔ اور جو برتن کورے اور نئے ہوں ان میں دیر سے۔ کیونکہ پرانا برتن بھی بطور ضامن یا جاگ کے کام دیتا ہے۔ شراب ہو یا کوئی نشہ۔ تاڑی ہو یا کوئی اور حرام چیز۔ اگر مرض کے علاج کے لئے ضروری ہو۔ تو جائز ہے۔ کیونکہ جان بچانے کے لئے قرآن نے لحم خنزیر اور اونٹوں کے پیشاب تک کو جائز کر دیا ہے۔ پس علاج کے لئے تو اگر وہ خواہش پوری کرنے یا محض رواج کے لئے نہ ہو۔ بلکہ علی وجہ البصیرت ہو۔ ہر چیز استعمال ہو سکتی ہے۔ لیکن تازہ نبیذ یا تاڑ اور کھجور کا عرق جس میں بالکل نشہ نہ پیدا ہوا ہو۔ تندرست انسان کے لئے اسی طرح جائز ہے۔ جیسے کھانڈ یا گڑ کا شربت۔ لیکن جب خمری تغیر اس میں پیدا ہو جائے۔ تو وہ تندرست مسلمانوں کے لئے اسی طرح حرام ہے۔ جیسے دیگر شرابیں بلکہ احتیاط کے طور پر ان برتنوں سے بھی بچنا چاہیئے۔ جن میں خمریت کا ضامن پیدا ہو گیا ہو

عرب میں تاڑی وغیرہ کے متعلق میں نے کہیں کوئی واضح بیان نہیں پڑھا۔ وہاں لوگ کھجوروں کے پھل سے البتہ شراب حاصل کر لیا کرتے تھے۔ ہندوستان کے ان ممالک میں جہاں تاڑی یا سینڈھی کا بہت رواج ہے چونکہ کھجور میں عمدہ پھل نہیں آتا۔ اس لئے ایسے درختوں سے لوگ براہ راست رس نکال کر تاڑی بنا لیتے ہیں۔ عرب اور سندھ میں چونکہ پھل خود نفع کی چیز ہے۔ اس لئے وہاں تاڑی حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ کھجور کے پھل سے نبیذ بنا کر پیتے ہیں۔ اور اگر نشہ حاصل کرنا ہو۔ تو اسی نبیذ کو دیر تک رکھ کر شراب بنا لیتے ہیں۔ جس طرح پنجاب میں گڑ سے اور یا بعض ملکوں میں انگور سے اور نیپال میں چاولوں سے اور راجپوتانہ میں گویا باجرہ سے شراب بنالی جاتی ہے حقیقۃً جو چیز شراب کو حرام کرنے والی ہے۔ وہ اس کی سپرٹ یا الکحل ہے۔ خواہ اس کا منبع اناج ہوں یا مٹھاس یا کوئی پھل شراب ہلکی بھی حرام ہے اور تیز بھی۔ سوائے اس کے کہ بطور دوا استعمال ہو۔ کیونکہ شریعت کہتی ہے۔ کہ اثمھما اکبر من نفعھما۔ یعنی شراب میں بعض منافع بھی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے کوئی چیز باطل اور بے حکمت پیدا نہیں کی۔ پس دوا کے طور پر اگر ڈاکٹر یا حکیم استعمال کرائیں۔ تو بالکل جائز ہے۔ ورنہ تندرست آدمی کے لئے شریعت نے حرام ہی کر رکھی ہے۔ اور تاڑی جو نشہ آور ہو اسے پینا ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ بئیر پینا یا وسکی شمپین پینا کیونکہ دونوں ایک ہی چیزیں ہیں۔ ہاں بالکل تازہ عرق ہو۔ جس کا رنگ نہ بدلا ہو۔ نہ اس میں نشہ پیدا ہوا ہو وہ پی سکتے ہیں۔ لیکن واضح رہے۔ کہ نشہ کی عادت پہلے اسی طرح پڑتی ہے۔ کہ انسان ایک بے ضرر چیز کو جو ذرا سے تغیر کے بعد حرام بن جاتی ہے۔ جائز سمجھ کر پینے لگتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ وہ حرام کی طرف ڈھلک جاتا ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کے بارہ میں نہایت درجہ احتیاط چاہیئے یہی وجہ تھی کہ جب تک عرب سے شراب کا استیصال نہیں ہوا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب والے برتنوں کا استعمال بھی ناجائز کر دیا تھا لیکن جب استیصال ہو گیا۔ تو پھر اس قسم کے برتن استعمال کرنے جائز کر دیئے۔ چونکہ تاڑی کے متعلق یہ علم کہ اب اس میں تغیر پیدا ہو گیا ہے نہایت مشکل ہے۔ اور انسان دھوکا کھا سکتا ہے۔ اس لئے (سوائے طبی طور کے استعمال کے) اس سے کلی احتراز مناسب ہے۔ ورنہ آہستہ آہستہ اور نادانستہ انسان حرام میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور تقوےٰ اسی کا نام ہے کہ مشتبہ اشیاء کو بھی ترک کیا جائے

جو تاڑی کا برتن تین یا چار دن کے بعد اتارا جاتا ہے۔ وہ تو یقیناً شراب کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے۔ البتہ جو دوسرے دن علی الصباح ہی اتار لیا جائے۔ اور رنگ اس کا دودھیا نہ ہو۔ بلکہ صاف پانی کی طرح ہو۔ وہ عموماً نشہ سے پاک ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے۔ کہ تاڑی میں شراب والا نشہ نہیں۔ یعنی اس کا جوہر سپرٹ یا الکحل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں شاید کسی اور قسم کا نشہ ہے۔ اور وہ شراب سے اسی طرح ممتاز ہے۔ جیسے افیون یا چرس یا تمباکو۔ مگر یہ بات غلط ہے۔ میٹھی اشیا کو سڑا کر اور ان کی تخمیر Fermentation سے جو نشہ آور چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ وہ سب سپرٹ یا الکحل یعنی شراب کا جوہر اپنے اندر رکھتی ہیں۔ خواہ ان کا نام شراب نہ ہو۔ اور تاڑی بھی اسی فہرست میں داخل ہے۔ بلکہ یا اللحم جو اصلی نسخوں کے مطابق بنائے جائیں۔ اور کئی کئی روز غلوں کے ڈھیر میں دفن کر کے ان کو دو آتشہ یا سہ آتشہ کر کے کشید کیا جائے۔ وہ بھی ہلکی قسم کے شراب ہی ہوتے ہیں۔ اور نبیذیں جو اس نام پر فروخت ہوتی ہیں۔ مگر ان کی تاثیریں یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اعضاء رئیسہ کو گرم کرتی ہیں اور دماغ کو یکدم طاقت دیتی ہیں۔ اور چہرہ کو سرخ کر دیتی ہیں۔ وہ بھی نبیذ کے نام کے پردہ میں شراب ہی ہیں

ایک فقیر صاحب کا ذکر سنا ہے۔ کہ انہوں نے ایک مٹکا رکھا ہوا تھا۔ اور جو بھی کھانا دودھ روٹی چاول لسی۔ میوہ جات وغیرہ نذر نیاز کا ان کے لئے آتا۔ وہ اسے اس مٹکے میں ہی ڈلوا دیتے۔ اور ایک دو دن کے بعد اس مٹکے کا اوپر اوپر کا مصفا پانی پی لیا کرتے تھے۔ لوگ ان کو نہایت بزرگ اور تارک الدنیا کہتے تھے۔ کہ ان حضرت کو مزے اور لذت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ہر چیز سڑا کر کھاتے ہیں۔ اور پھر بھی ان کے مونہہ پر نور برستا ہے۔ اور چہرہ سرخ رہتا ہے۔ ان سائیں صاحب کا راز بھی یہی تھا۔ کہ وہ ہر چیز کو ملا کر اور سڑا کر شراب میں تبدیل کر لیا کرتے تھے۔ اور وہ چہرہ کا نور سُرخی اور جلال نہیں تھے۔ بلکہ شراب کی لعنت تھے *

معلمین کی ضرورت

مختلف جماعتوں کی طرف سے گاہے گاہے تعلیم و تربیت کے لئے معلمین کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے۔ جو دوست جماعتوں میں رہ کر یہ خدمت سرانجام دے سکتے ہوں وہ نظارت تعلیم و تربیت میں اپنے نام نوٹ کرا دیں۔ اور لکھ دیں کہ کم سے کم وہ کس قدر معاوضہ پر یہ دینی خدمت ادا کر سکینگے۔ تاکہ مطالبہ

پانچ سو مذاہب کی سرزمین جاپان

ایک مذہبی جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ دنیا کے مذاہب اور فرقوں کے عقاید اور ان کی تعداد سے آگاہ ہو۔ خاصکر مصلح موعود کے دور میں جبکہ ہمارے مبلغ دنیا کے کناروں تک پہنچ رہے ہیں ۱۹۳۲ء میں جاپان میں پانچ سو مذاہب یا فرقے تھے۔ دنیا میں اگر کوئی ملک مذہبی رواداری کی زندہ مثال ہے۔ تو وہ جاپان ہے۔ جہاں ایک ایک ہی گھر میں عیسائی مذہب بودھ مذہب شنٹو مذہب اور رکیڈنزم کے پیرو ایک خاندان کے افراد اور بھائی کی حیثیت سے رہتے ہیں جاپان میں کبھی ہندوستان کی طرح مذہبی جھگڑوں کا نام سننے میں نہیں آیا جاپانی ہندوستانیوں کی طرح مذہب کو آلہ کار نہیں بناتے جاپانیوں کے مذہبی عقاید میں عجیب وغریب تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اور آئے دن مختلف اضلاع سے نئے نئے مذاہب کی اطلاعیں آتی رہتی ہیں۔ یہاں تک کہ محکمہ تعلیم کے مذہبی بیورو کے پاس اوسطاً ہفتہ میں ایک نئے مذہب کے جاری ہونے کی اطلاع آجاتی ہے۔ مقامی گورنروں نے اس بات کی تحقیقات کی تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ عوام مالی مشکلات کی وجہ سے کسی معجزے یا عجیب و غریب چیز کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور تعلیم یافتہ موجودہ مذاہب سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لئے تلاش حق میں سرگردان رہتے ہیں۔ ۱۹۳۲ء میں جاپان میں کوئی پانچ سو مذاہب یا فرقے تھے بعض مذاہب کے تو صرف معدودے پیرو ہیں یہ لوگ اپنی عبادت گاہوں میں جو روپیہ نذر چڑھاتے ہیں۔ اس سے ایک بڑی رقم جمع ہوجاتی ہے۔ دراصل بعض مذاہب کا مقصد روپیہ ہی جمع کرنا ہے۔ ان میں جیسے سات مذاہب تو ایسے ہیں جو لمیٹڈ کمپنی کے انداز پر چلائے جاتے ہیں۔ مذہبی فرقوں اور جماعتوں کی نگرانی کے لئے ایک قانون بھی ہے۔ لیکن اس میں بڑی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں جاپان کے چیدہ چیدہ مذاہب اور ان کی تعداد اور عقائد وغیرہ کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

شنٹو مذہب

اس مذہب کا خاص اصول نیچر اور بزرگوں کی پرستش کرنا ہے۔ اس مذہب کے اسی (۸۰) لاکھ دیوتا ہیں۔ لیکن خاص الخاص سورج کی دیوی ہے۔ جو شاہی خاندان کی جد امجد تصور کی جاتی ہے۔ اس کی نسل ہزارہا برس سے مسلسل جاپان پر حکمرانی کرتی آرہی ہے اس مذہب میں سمندر کی دیوی ندیوں کی دیوی پہاڑوں کی دیوی ہوا کی دیوی اور آگ کی دیوی سب تسلیم کی جاتی ہیں۔ اور قوم کے جانباز سپاہیوں اور شاہی خاندان کے وفادار خادموں کی بھی پرستش ہوتی ہے۔ شنٹو مذہب کا اصل اصول شاہی خاندان کی سب سے پہلی بزرگ دیوی اس کے رشتہ دار اور اس کی اولاد کی پوجا کرنا ہے۔ اس عقیدہ کا نتیجہ ہے۔ کہ جاپانی اپنے بادشاہ کے سچے وفادار اور اس پر دل وجان سے فدا ہوتے ہیں۔ شنٹو عبادت کا خاص اصول پاکیزگی ہے۔ اس لئے مذہباً یہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ کہ پہلے منہ ہاتھ دھولئے جائیں شنٹو پروہت اور پیرو اکثر وبیشتر غسل کرتے ہیں۔ لاش انسانی خون اور برے خیالات کو ناپاکی تصور کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے قدرتی حوادث۔ طوفان۔ ٹڈی وبا آندھیاں زلزلے وغیرہ قومی آفات سمجھی جاتی ہیں۔ شنٹو مذہب میں عبادت مذہب کا کوئی باضابطہ نظام نہیں۔ دراصل یہ صحیح معنوں میں کوئی مذہب نہیں ہے۔ بلکہ ایک حلقہ ہے۔ جس میں تیرہ فرقے ہیں۔ یہ انسانی ضمیر کو دیوتا تصور کرتا ہے۔ اور اس کا خاص حکم یہ ہے۔ "اپنے اندر کی سچی آواز کی پیروی کرو"۔ عالم جاودانی کی بھلائیوں اور عالم فانی کی برائیوں کی نسبت اس کی تعلیم واضح نہیں ہے۔ لیکن اس مذہب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ روح اس دنیاوی موت کے بعد زندہ رہتی ہے شنٹو مذہب میں رہبانیت کو دخل نہیں ہے۔ اس کے پروہت بھی عوام کی طرح ازدواجی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور گوشت کھانے سے پرہیز نہیں۔ عورتیں مندروں اور مزاروں پر ناچتی گاتی ہیں۔ دیوتاؤں پر عموماً چاول۔ پھل ترکاریاں اور خاص خاص مواقع پر کپڑا بھی چڑھایا جاتا ہے دسمبر ۱۹۳۲ء میں جاپان خاص میں آئسے کے بڑے مندر سے لیکر چھوٹے چھوٹے مندروں تک ہر قسم کے کل ۱۱۲۸۳ مندر تھے۔ شنٹو مذہب کے تیرہ فرقوں میں تیشہ فرقہ اور تینری فرقہ زیادہ مقبول ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے چالیس چالیس لاکھ سے زیادہ پیرو ہیں۔ اس کے بعد انتا فرقے کے بیس لاکھ پیرو ہیں۔ پھر شنسری اور شنٹو فرقوں کا نمبر ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے دس لاکھ پیرو ہیں۔ باقی آٹھ فرقوں کو شامل کرکے شنٹو مذہب کے پیروں کی مجموعی تعداد ۱۷۲۵۰۳۷۴ ہے۔

بودھ مذہب

بودھ مذہب ۵۵۲ء میں جاپان میں آیا۔ جبکہ کودارا (کوریا) کے بادشاہ نے اپنے یہاں کی طوائف الملوکی سے پریشان ہوکر جاپان سے مدد چاہی۔ اور جاپان کے بادشاہ نے کئی مقدس کتب اور مورتیاں تحفہ میں پیش کیں۔ علماء نے ان کتابوں کو پڑھا اور ان پر عمل شروع کیا۔ اور صناعوں اور کاریگروں نے ان مورتیوں کو دیکھا اور فن سنگ سازی میں ان کی پیروی کی بادشاہ نے خود اپنے وزیر کو ہدایت کی کہ وہ اس نئے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرے۔

پچاس برس کی سخت جدوجہد کے بعد شاہ سوئنکو کے دور میں ۵۹۲ء تا ۶۲۸ء شہزادہ شنٹونگو نے بدھ مذہب کو تمام سلطنت میں مقبول اور مستحکم بنایا۔ بودھ مذہب کو جاپان میں مقبول عام بنانے کے سلسلہ میں شنٹونکو نے وہی خدمت انجام دی جو ہندوستان میں اشوک نے اور سلطنت روما میں قسطنطین نے انجام دی تھی اس لئے اسے اکثر جاپان کا قسطنطین کہا جاتا ہے۔

سب سے پہلا بودھ فرقہ ۶۲۴ء میں شروع ہوا۔ اس کے بعد اور فرقے بننے لگے۔ لیکن ۱۳۰ برس تک اس کا تخیل بالکل چینی رہا پھر شانجو بانی تندئی اور کوکئی بانی شنگنی فرقہ نے اسے قومی رنگ دیا۔ یعنی شنٹو مذہب کے دیوتاؤں کو بودھ اور جودستو کا مظہر مان لیا اس طرح بودھ اور شنٹو مذہب ایسے گھل مل گئے کہ گویا ایک ہی مذہب کے دو رخ ہیں۔ اس کے بعد بودھ مذہب نے پورا عروج حاصل کیا اور اس کے دو مرکز بن گئے۔ نارا کے قریب کویا پہاڑ کی خانقاہ میں شنگن فرقہ کے مخفی فلسفے کی تعلیم دی جاتی تھی۔ اور کیوٹو کے پاس ہیئی پہاڑ کی خانقاہ میں تندئی فرقہ کو تلقین کی جاتی تھی۔

۱۹۳۰ء میں بودھ مت کے پیروؤں کی تعداد ۴۰۷۹۷۱۱۴ تھی اب سب سے بڑا فرقہ شن ہے۔ جس کے ایک کروڑ تیس لاکھ پیرو ہیں اس کے بعد زین فرقہ کا نمبر ہے۔ جس کی تین شاخیں ہیں اور نوے لاکھ پیرو ہیں پھر شنگن فرقہ ہے۔ جس کے اسی لاکھ پیرو ہیں۔ پھر جودا اور نچیرن ہے۔ جس میں سے ہر ایک کے ۳۰ لاکھ پیرو ہیں۔ مندروں کی تعداد ۱۰۶۲۲۳ تھی۔ جاپانی اپنے مندروں اور خانقاہوں کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ عبادت کیلئے کوئی خاص دن مقرر نہیں۔ مندروں میں عبادت کا کوئی باضابطہ طریقہ مقرر نہیں ہے۔ لوگ اکثر تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں درشن کے لئے جاتے رہتے ہیں۔ شنٹو مندر میں تو یہ طریقہ ہے۔ کہ لوگ خاص دروازے کے سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ گھنٹی کی ڈوری کھینچ کر بجاتے ہیں۔ پھر تین بار تالی بجاکر گویا دیوتا کی توجہ اپنی طرف پھیرتے ہیں۔ اس کے بعد کچھ نذرانہ صندوقچی میں ڈالتے ہیں۔ اور سر جھکا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ اور واپس چلے جاتے ہیں۔ بودھ مندر میں پہلے ایک چھوٹی سی لکڑی سے گھنٹہ بجاتے ہیں۔ تاکہ دیوتا ان کی طرف متوجہ ہوجائے۔ ان کے ہاتھوں میں ایک گل دستہ ہوتا ہے۔ اسے گھماتے جاتے ہیں۔ اور دعا مانگتے ہیں۔ اس میں صرف آدھ منٹ صرف ہوتا ہے۔

شنٹو جاپان کا سرکاری مذہب ہے جاپانیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ ان کا بادشاہ سورج کی اولاد ہے۔ اور تین ہزار سال سے سورج کی طرح قائم ہے۔ جاپان کا ہر انسان دیوتا بن سکتا ہے۔

۱۹۲۸ء میں ایشیاٹک سوسائٹی کا سالانہ جلسہ ٹوکیو میں ہوا جس میں ایک جاپانی ادیب پروفیسر ہوتشی ہوریکا نے تقریر کرتے ہوئے بیان کیا۔

"ہمارا نہایت پرانا لیکن پکا عقیدہ ہے کہ سورج کی دیوی اماترا سوادمی کامی نے پہلے پہل اپنی اولاد کو جاپان کی سلطنت سونپتے ہوئے کہا تھا "میرے بچے دیوتاؤں کی حیثیت سے جاپان پر راج کرتے رہینگے"۔

اخبار جاپان ٹائمز نے اپنے مقالہ میں لکھا۔

مغربی اقوام جاپانی قوم کی بنیادی ماہیت کو اکثر بھول جاتی ہیں۔ صدیوں سے بیرونی افکار وقتاً فوقتاً سیلاب کی طرح آیا کئے۔ لیکن جاپان کا شاہی گھرانا سورج کی طرح قائم رہا۔ وہ افکار اس سے ٹکرا کر اپنا زور کھوتے اور اپنی اپنی حقیقت پاتے گئے۔ جاپانی قوم کا ہمہ گیر روحانی عنصر جس کی تعریف بن نہیں آتی۔ یہی شہنشاہ جاپان کا وجود ہے۔ کوئی بیرونی فکر عام اس سے کہ بدھ مت ہو یا عیسائیت ڈیماکریسی (جمہوریت) ہو یا سوشیلزم جب تک اس وجود کی روایات کا متبع ہو کر نہ رہے۔ جاپان میں رہ نہیں سکتا اور نہ ہی جاپانی قوم کے نزدیک اس کا پاس ہے۔ جن خداؤں نے ہمیں بنایا۔ ہمارا شہنشاہ ان ہی کی اولادیں سے ہے۔"

ان اقتباسات میں جاپانی قوم کے عقائد کا نچوڑ ہے۔ یہی اس کا مذہب یہی اس کا مسلک ہے۔ اور اسی کو شنٹو کہتے ہیں۔ شنٹو "شن" اور "ٹو" سے مرکب ہے۔ جاپانی زبان میں شن کے معنے ہیں خدا اور "ٹو" کے معنے ہیں راستہ۔ پس شنٹو سے مراد خداؤں کا رستہ یا مذہب ہے۔

ابتدا میں جاپانی تمام عناصر و مظاہر قدرت کو خدا سمجھتے تھے۔ اور انہیں پوجتے تھے۔ سورج چاند۔ آندھی آگ۔ زمین۔ پہاڑ زلزلہ۔ کوہ آتش فشاں۔ کنواں۔ چشمہ۔ پتھر۔ سانپ۔ شیر۔ بھیڑیا۔ سؤر۔ خرگوش ریشم کا کیڑا۔ ترکاری۔ اناج وغیر ذالک یہ سب کے سب ان کے دیوتا رہے ہیں۔ کسی مرد یا عورت سے کوئی خاص بڑائی ظہور میں آئی۔ تو مرد دیوتا اور عورت دیوی بن گئی۔ جاپان میں بے شمار مندر ہیں۔ جن میں دیویوں کی اور دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی ہے۔ سب دیوتاؤں اور دیویوں سے زیادہ عظمت سورج کی دیوی کی ہے۔ جس کا نہایت عالیشان مندر آلیتی میں موجود ہے۔ اس دیوی کے ارضی نمائندہ یعنی شہنشاہ میکاڈو کا وجود ہمیشہ مقدس سمجھا گیا ہے۔ اور سلطنت کا حق اس کا تسلیم کیا گیا ہے۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ شاہی گھرانا تقریباً تین ہزار سال سے جاپان پر راج کرتا آیا ہے۔ جاپان کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ سولھویں صدی تک تو جاپان میں طوائف الملوکی کا دور دورہ رہا۔ قبائل ایک دوسرے سے دست و گریبان رہے۔ جس قبیلہ کے قبضہ میں شہنشاہ جاپان ہوتا تھا۔ اس کا پلہ بھاری رہتا تھا۔ لہذا بادشاہ پر قبضہ پانے کے لئے ان قبائل میں کھینچا تانی ہوتی رہتی تھی۔ بلکہ کشت و خون بھی۔ شہنشاہ آج کسی کے قبضہ میں ہے۔ تو کل کسی کے قبضہ میں۔ پایہ تخت بھی بدلتا رہتا تھا۔ کبھی نارا تھا۔ کبھی کیوٹو کبھی کاما کارا۔ سولھویں صدی میں شوگن ڈکٹیری کا دورہ شروع ہوا۔ جو تقریباً سوا دو سو برس تک قائم رہا۔ اس عرصہ میں شہنشاہ ڈکٹیٹروں کے ہاتھ میں محض کٹ پتلی تھا۔ ۱۸۹۸ء کے بعد میکاڈو کا اقتدار حقیقی معنوں میں بڑھنے لگا۔ اور سیاسی ضروریات کے پیش نظر میکاڈو پرستی بہت زور پکڑ گئی۔

جاپان اسے اپنی جہانگیر امنگوں کے پورا کرنے کا نیا نیا موثر آلہ سمجھنے لگ گیا۔

اب کیفیت یہ ہے۔ کہ جاپانی نسل اپنے آپ کو ایک کنبہ اور میکاڈو کو اپنا کرتا دھرتا سمجھتی ہے۔ ہر جاپانی کا ایمان ہے۔ کہ جاپانی قوم ایک آسمانی قوم ہے۔ اور میکاڈو خداؤں کا ارضی نمائندہ ہے۔ اس لئے جاپانی قوم تمام اقوام دنیا سے برتر اور ان پر حکومت کرنے کا حق رکھتی ہے۔ اور تمام مذاہب دنیا شنٹو کے ماتحت ہو کر رہینگے۔ جاپانی شنٹو کو مذہب نہیں مانتے۔ بلکہ ان کا دعویٰ ہے۔ کہ شنٹو تمام ادیان عالم سے اعلیٰ اور برتر ہے۔

میکاڈو یا اس کی حکومت کی مخالفت کرنا اور ان پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنا ایک سنگین مذہبی گناہ اور سیاسی جرم سمجھا جاتا ہے۔ ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ دنیا پر جاپان اور شنٹو کا تسلط ہو جانے سے تمام قوموں کو مذہبی آزادی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ خاکسار خواجہ محمد شفیع چکوالی احمدی

ایک گریجوایٹ کی ضرورت

ایک مخلص۔ محنتی قابل گریجوایٹ جو ترجمہ کرنے میں مہارت رکھتا ہو۔ اور جرنلزم کی واقفیت و دلچسپی رکھتا ہو۔ ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاویگی خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع نقول اسناد ۳۰ مارچ تک بھجوائیں۔
(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

احمدیہ مشن مشرقی افریقہ کی دو ماہ کی رپورٹ

چار احباب داخل احمدیت ہوئے

افریقہ کے تمام علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت جلد جلد پھیل رہی ہے۔ اور تبلیغی کام زیادہ سے زیادہ وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ حال میں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے ماہ دسمبر ۱۹۴۴ء اور جنوری ۱۹۴۵ء کی جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ وہ نہایت خوش کن ہے۔ اور اسے احباب کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اشاعت لٹریچر

شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ اس عرصہ میں سن رائز کے ۲۷ پرچے خطبہ نمبر الفضل کے ۲۳ عربی رسالہ البشریٰ کے بائیس۔ اور عربی اشتہار نداء النادی کے ۲۰ پرچے اس علاقہ کے مختلف شہروں میں بذریعہ ڈاک افریقن۔ عرب اور ہندوستانی اصحاب کو ارسال کئے۔ اس عرصہ میں ٹبورا سے دارالسلام تک سفر کے دوران میں ریلوے سٹیشنوں پر سواحیلی تبلیغی اشتہار تقسیم کئے گئے۔ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب مبلغ امریکہ کی تصنیف لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز کشتی نوح بزبان سواحیلی مختلف لوگوں کے پاس فروخت کی گئی۔ احمدی احباب احمدیہ لٹریچر کی اشاعت میں جس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اور ان ممالک میں لوگ ہمارے لٹریچر کو جس قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ ایک ماہ میں چھ سو شلنگ کا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآرا تصنیف "احمدیت یا حقیقی اسلام" کا ترجمہ بزبان سواحیلی جو برادرم امری عبیدی گذشتہ ایک سال سے کر رہے تھے۔ اب ختم ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے سواحیلی میں ایک ٹریکٹ "ہم اسلام کیوں قبول کریں"۔ کے موضوع پر لکھ کر طبع کرایا۔ اور ساٹھ سے زیادہ تبلیغی خطوط بھی لکھے۔

معزز اخبارات میں احمدیہ مسجد ٹبورا کے افتتاح کا ذکر

جیسا کہ احباب ۱۴ جنوری ۱۹۴۵ء کے الفضل میں بالتفصیل پڑھ چکے ہیں۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۴۴ء کو ٹبورا کی احمدیہ مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس علاقہ کے معزز اور باا اثر اخبارات E. A Standerd اور Tanganyika Standerd نے اپنی روزانہ اشاعتوں کے علاوہ ہفتہ وار ایڈیشنوں میں بھی تقریب افتتاح کی تفاصیل شائع کیں۔ گجراتی کے دو اخبار نکلتے ہیں Africa Sentinal اور Kenya daily mail اور سواحیلی کا ایک اخبار [illegible] ہے۔ ان سب نے ان حالات کو شائع کیا اور ۱۶ جنوری ۱۹۴۵ء کو نیروبی براڈ کاسٹنگ سٹیشن نے اس تقریب کو براڈ کاسٹ کیا۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد احمدیت کی ترقی اور اس کی اشاعت کا ایک بہت عمدہ ذریعہ بن گئی ہے۔

احمدیوں کے ساتھ حسن سلوک

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں احمدیت کو ایسا اثر و رسوخ اور ایسی عزت حاصل ہو رہی ہے کہ غیر احمدی بلکہ غیر مسلم بھی احمدیوں کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا ایک ادنیٰ سا ثبوت یہ ہے۔ کہ افتتاح مسجد کی تقریب پر جب افریقہ کے مختلف علاقوں سے احمدی احباب ٹبورا میں جمع ہوئے۔ تو بعض غیر احمدی معززین نے ان میں سے بعض کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور فرائض مہمان نوازی نہایت محبت سے ادا کئے۔ ایک ہندو دوست نے تمام احمدی احباب کو ٹی پارٹی دی۔ اور اس موقعہ پر ایک مختصر سی تقریر میں اپنے جذبات محبت و خلوص کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ مقام ہے۔ جہاں ہمیشہ ہندو مسلم جھگڑے جاری رہتے تھے۔ حتیٰ کہ اس مقام کو پانی پت کہا جاتا تھا۔ مگر شیخ مبارک احمد صاحب نے یہاں آکر ایسی خوشگوار فضا قائم کر دی ہے۔ کہ سب لوگ باہم شیر و شکر ہو گئے۔ اور ایک دوسرے سے مخلصانہ تعلقات رکھتے ہیں۔

ایک منصف مزاج انگریز کو الوداعی پارٹی

مکرم شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر ایلیٹ ووڈ گورنر کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن اور محکمہ تعلیم کے ڈائرکٹر رہے ہیں۔ اور سروس کے بعد حال میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ ان کے ریٹائر ہونے پر دارالسلام کے ایک اعلیٰ درجہ کے ہوٹل میں جماعت کی طرف سے انہیں ٹی پارٹی دی گئی۔ مسٹر ایلیٹ ووڈ نے جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ منصفانہ سلوک کیا ہے۔ اور کئی بار افسران بالا کے سامنے ہمارے نقطہ نگاہ کو درست طور پر پیش کر کے ہمیں انصاف حاصل کرنے میں مدد دی۔ ٹی پارٹی کے موقعہ پر میں نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا۔ اور ان کی بے لوث خدمات کا اعتراف کرنے کے بعد شکریہ ادا کیا۔

صاحب موصوف نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ احمدی مبلغ نے جب بھی کوئی بات میرے سامنے پیش کی۔ میں نے ہمیشہ اسے معقول اور قرین انصاف پایا۔ اور ان کا کیس ہمیشہ مضبوط ہوتا رہا ہے اس موقعہ پر احمدیوں نے اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کا ایک عملی نمونہ پیش کیا اور جو یورپین خواتین اس تقریب میں شامل ہوئیں ان سے مصافحہ نہ کیا۔ اور نہایت ادب کے ساتھ اس کی حکمت کو بھی ایکسپلین کیا۔ صاحب موصوف کو بھی کتاب Life of Mohammad پیش کی گئی۔ مقامی اخبار "سٹینڈرڈ" نے بھی ہمارے ایڈریس کے بعض حصص اور پارٹی کی رپورٹ شائع کی ہے۔

انفرادی تبلیغ اور لیکچر

دارالسلام سے فارغ ہو کر شیخ صاحب بکوبہ گڈو گالو میں گئے۔ وہاں تین روز ٹھہرے اور گاؤں کی مسجد میں لیکچر دیا۔ اس کے علاوہ مختلف لوگوں سے مل کر انہیں تبلیغ کی۔ وہاں بعض پنجابی مسلمانوں کو بھی تبلیغ کی اور ان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔

گڈو گالو سے آپ موروگورو آئے اور بڑے بڑے لوگوں کو جنہیں مقامی سلطان بھی شامل ہے تبلیغ کی۔ گورنمنٹ سکول اور مسلم سکول ایک طلباء کے سامنے دو لیکچر دیئے۔ مسلم سکول کی امداد کے لئے آپ نے چندہ بھی دیا۔ یہاں سے آپ ایک اور گاؤں Tuliani نامی گئے۔ اور مقامی چیف کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا

نئے احمدی

غرض اس رپورٹ میں کہ یا کے علاقہ میں چار اصحاب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

نمبر	نام و پتہ و وعدہ
۱۹۲۸	سید بابر علی صاحب اکبر مولوی فاضل سیالکوٹ ساری جائیداد
۱۹۲۹	نواب خان صاحب۔ فتح پور۔ گجرات ۲ ماہ کی آمد
۱۹۳۰	غلام قادر صاحب۔ مقام زراعت سیالکوٹ۔ ساری جائیداد
۱۹۳۱	سید محمد یوسف صاحب بھمبیلہ گجرات ؍؍
۱۹۳۲	سید نذیر احمد شاہ صاحب گھیڑ ؍؍ ؍؍
	؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲ ماہ کی آمد اپنے والد کی طرف سے
۱۹۳۳	ماسٹر خدا بخش صاحب لطیف منزل کانپور ایک ماہ کی آمد
۱۹۳۴	مستری حیات محمد صاحب ڈیرہ عالہ سیالکوٹ ایک ماہ کی آمد
۱۹۳۵	شیخ محمد عبداللہ صاحب لنڈا بازار۔ لاہور ساری جائیداد
۱۹۳۶	منظور احمد صاحب کوٹ محمد یار۔ جھنگ ایک ماہ کی آمد
۱۹۳۷	رحمت اللہ صاحب بھیرو چیچی قادیان ساری جائیداد
۱۹۳۸	لہب الدین صاحب نمبردار چک ۱۲۶ ع بہاولپور ؍؍
۱۹۳۹	اصغر علی صاحب منیجر دارالفضل قادیان ۲ ماہ کی آمد
۱۹۴۰	منشی امیر محمد خان صاحب اہرانہ ہوشیار پور ساری جائیداد
۱۹۴۱	غلام محمد صاحب بشیج پور۔ گجرات ؍؍
۱۹۴۲	میاں رشید احمد صاحب سوزی۔ دارالانوار قادیان ۲ ماہ کی آمد
۱۹۴۳	سید محمد سلیم صاحب سلیم بکڈپو قادیان ساری جائیداد
۱۹۴۴	احمد شفیع صاحب جنرل مرچنٹ میانوالی ایک ماہ کی آمد
۱۹۴۵	استانی محبوب بیگم صاحبہ نور محل جالندھر ۲ ماہ کی آمد زیورات کلم
۱۹۴۶	فتح دین صاحب سیال۔ دارالفتوح۔ قادیان ۲۰۰/-
۱۹۴۷	عبدالقادر خان صاحب کلرک فیروز پور چھاؤنی ۲ ماہ کی آمد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیداد یں وقف کرنیوالوں کی اکیسویں فہرست

نمبر کھاتہ	نام و پتہ و وعدہ
۱۸۴۱	حوالدار نور احمد صاحب فنکار۔ گورداسپور ۲ ماہ کی آمد
۱۸۴۲	فاطمہ بی بی صاحبہ۔ اڑیسہ ساری زمین
۱۸۴۳	محمد تقی صاحب ہیڈ ماسٹر نیا رہیری سکول نئی دہلی ساری جائیداد
۱۸۴۴	شیخ نصیر احمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی منٹگمری ؍؍
۱۸۴۵	محمد یوسف صاحب ٹیچر سول ہسپتال ؍؍ ایک ماہ کی آمد
۱۸۴۶	مستری عبدالواحد صاحب۔ کوٹ اللہ دین ؍؍ ۲ ؍؍
۱۸۴۷	میاں نواب دین صاحب یوسف والا ؍؍ ۲ ؍؍
۱۸۴۸	؍؍ محمد عارف صاحب ؍؍ ۲ ؍؍
۱۸۴۹	؍؍ نور احمد صاحب عابد ؍؍ ½ ؍؍
۱۸۵۰	شیخ عزیز احمد صاحب نقل نویس ؍؍ ۲ ؍؍
۱۸۵۱	فضل الرحمن صاحب ؍؍ ۲ ؍؍
۱۸۵۲	شیخ محمد دین صاحب ؍؍ ۱ ؍؍
۱۸۵۳	بابو نصیر احمد صاحب بھٹی دارالبرکات شرقی قادیان ۱ ؍؍
۱۸۵۴	ملک فضل احمد صاحب جمعدار ڈیرہ غازیخان ۲ ؍؍
۱۸۵۵	شیر محمد اسد اللہ ظفر صاحب دیہاتی مبلغ قادیان ۲ ؍؍
۱۸۵۶	شریف احمد صاحب جماعت ہفتم ٹی آئی ہائی سکول ۲ ؍؍
۱۸۵۷	علی بن مولوی عبدالقادر صاحب بھاگلپوری۔ گیا ۲ ؍؍
۱۸۵۸	عبدالجبار صاحب ولد محمد یامین صاحب قادیان ۱ ؍؍
۱۸۵۹	جمعدار محمد ادریس صاحب سنور۔ پٹیالہ ۲ ؍؍
۱۸۶۰	منشی حبیب اللہ صاحب راجندرا ہسپتال پٹیالہ ۱ ؍؍
۱۸۶۱	شیخ سردار علی صاحب سول لائنز۔ دہلی ساری جائیداد
۱۸۶۲	سید سفیر الدین صاحب واقف زندگی۔ قادیان۔ ایک ماہ کا وظیفہ
۱۸۶۳	عبدالحسید خان صاحب۔ اول مدرس۔ کلی محمد خلیل بلوچستان۔ ایکماہ کی آمد
۱۸۶۴	ملک سیف الرحمن صاحب۔ واقف زندگی قادیان۔ ساری جائیداد۔ ایکماہ کا وظیفہ
۱۸۶۵	لفٹنٹ غلام قادر صاحب چہور۔ شیخوپورہ ایک ماہ کی آمد
۱۸۶۶	عبدالرحمن صاحب خاکی۔ مری وعدہ ۱۰۰/-
۱۸۶۷	مولوی برکات احمد صاحب واقف زندگی قادیان ۲ ماہ کی آمد
۱۸۶۸	چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر واقف زندگی قادیان ۱ ماہ کی آمد
۱۸۶۹	؍؍ محمد رشیق صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۸۷۰	؍؍ عطاء الحق صاحب واقف زندگی ہوسٹل فضل عمر قادیان ۲ ؍؍
۱۸۷۱	حکیم محبوب الرحمن صاحب نیارسی قادیان ۵/-
۱۸۷۲	پیرزادہ عبدالسلام صاحب تاجر۔ فتح آباد حصار۔ ایک ماہ کی آمد وقف
۱۸۷۳	حکیم نقیر احمد صاحب جالندھر چھاؤنی ۲ ماہ کی آمد
۱۸۷۴	بہادر الحق صاحب کلکتہ ۲ ؍؍ ؍؍
۱۸۷۵	چوہدری سیف اللہ صاحب۔ فضل عمر ہوسٹل قادیان ۲ ؍؍ ؍؍
۱۸۷۶	غلام حیدر صاحب نثر تلونڈی جھنگلاں ۱ ؍؍ ؍؍
۱۸۷۷	عطاء اللہ خان صاحب دارالفضل قادیان ساری جائیداد
۱۸۷۸	خواجہ مسعود احمد صاحب سی بی ساد۔ کالاکیس ایکماہ کی آمد
۱۸۷۹	اہلیہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲ ؍؍ ؍؍
۱۸۸۰	میاں محمد دین عبدالقیوم صاحب ؍؍ ؍؍ ۱ ؍؍ ؍؍
۱۸۸۱	چوہدری غلام علی صاحب نثر ؍؍ ۶۰۰/-
۱۸۸۴	خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد دیہاتی مبلغ قادیان ۲ ماہ کا وظیفہ
۱۸۸۵	محمد احمد صاحب قریشی دفتر بہشتی مقبرہ ؍؍ ۲ ماہ کی آمد
۱۸۸۶	منیر احمد صاحب ونیس ؍؍ ؍؍ ؍؍ ۲ ؍؍ ؍؍
۱۸۸۷	محمود احمد صاحب گجراتی دفتر الفضل ؍؍ ۲ ؍؍ ؍؍
۱۸۸۸	ملک فضل الٰہی صاحب بھیرہ ۱ ؍؍ ؍؍
۱۸۸۹	اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ ملک احمد خان صاحب قادیان ساری جائیداد
۱۸۹۰	قاضی رشید الدین صاحب آرڈیننس سپلائی ڈپو فیکٹری لاہور ۲ ماہ کی آمد
۱۸۹۱	محمد شریف صاحب ہیک ورکس قادیان ساری جائیداد
۱۸۹۲	سید بدر الدین احمد صاحب۔ کلکتہ ایک ماہ کی آمد
۱۸۹۳	سراج الدین صاحب کانپور ساری جائیداد
۱۸۹۴	لفٹنٹ شیخ نواب دین صاحب بمبئی۔ ساری جائیداد ۲ ماہ کی آمد
۱۸۹۵	سید فخر الاسلام صاحب تاندلیانوالہ۔ لائل پور ۲ ماہ کی آمد
۱۸۹۶	سید سعید خالد صاحب واقف زندگی قادیان ساری جائیداد
۱۸۹۷	ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ؍؍
۱۸۹۸	فضل دین صاحب نبگوی۔ جالندھر وعدہ ۱۲۵/-
۱۸۹۹	امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ علی احمد صاحب۔ کوئٹہ ؍؍ ۱۰۰/-
۱۹۰۰	کریم بخش خان صاحب۔ سابق محافظ خاص۔ قادیان ایک ماہ کی آمد
۱۹۰۱	محمد الدین صاحب ادرحمہ۔ سرگودھا ؍؍ ؍؍
۱۹۰۲	اغا دین صاحب۔ نائب ذیلدار چک $\frac{35}{11.L}$ منٹگمری ساری جائیداد
۱۹۰۳	رحیم بخش نور احمد صاحب سوداگر چرم موگا ؍؍
۱۹۰۴	محمد اشفاق صاحب منیجر۔ صوبہ دہلی ؍؍
۱۹۰۵	امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ انوار الدین صاحب۔ گلگت ۲ ماہ کی آمد
۱۹۰۶	مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مبلغ۔ سندھ ؍؍
۱۹۰۷	محمد امین خان صاحب آر۔ اے۔ ایف پوسٹ کلکتہ ؍؍
۱۹۰۸	محمد ابراہیم صاحب سگیول گھوڑیواہ ساری جائیداد
۱۹۰۹	حافظ احمد دین صاحب ڈنگہ۔ گجرات ۱۰۰/-
۱۹۱۰	فضل احمد صاحب۔ کوٹ آغا خان سیالکوٹ ساری جائیداد
۱۹۱۱	شریف احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۹۱۲	شیر خان صاحب۔ محلہ موری دروازہ ؍؍ ؍؍
۱۹۱۳	سلطان احمد صاحب بھیرو چیچی قادیان ؍؍
۱۹۱۴	احمد دین صاحب ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۹۱۵	شیخ غلام جیلانی صاحب ساماں۔ کامل پور ؍؍
۱۹۱۶	احمد خان صاحب۔ اول مدرس چک ۵۶۵ گ ب لائل پور ساری جائیداد یا ایکماہ کی آمد
۱۹۱۷	صوبیدار ملک سعید احمد صاحب دارالفضل قادیان ایک ماہ کی آمد
۱۹۱۸	سید علی صاحب چہور شیخوپورہ ؍؍
۱۹۱۹	لفٹنٹ چوہدری عزیز احمد صاحب جالندھر چھاؤنی ؍؍
۱۹۲۰	کیپٹن حبیب احمد خان صاحب لاہور ؍؍
۱۹۲۱	منشی محمد شریف صاحب موسیٰ پور سیالکوٹ ؍؍
۱۹۲۲	احمد جان صاحب ٹیلر ماسٹر۔ کنری۔ سندھ ۲ ماہ کی آمد
۱۹۲۳	قاضی محمد ابراہیم صاحب ولد علی محمد صاحب کوٹلیاں سیالکوٹ ساری جائیداد
۱۹۲۴	رسول بی بی صاحبہ زوجہ سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر دکن ۱/۳ ۴۰۰/-

۱۹۴۸ عبدالرحمن صاحب کلرک کلو ونگ ڈپو سیالکوٹ ۲ ماہ کی آمد ۔ ۱۹۴۹ سید بہار علی شاہ صاحب وکاندار مکہ گجرات ساری جائیداد ۔ ۱۹۵۰ امیر خان صاحب بیگم پور رخبدیالہ۔ ہوشیار پور ایک کنال زمین (انچارج تحریک جدید)

حسابداران امانت صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع

جو روپیہ چیکوں کے ذریعہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں جمع کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اُن پر علاوہ بنک کے کمشن کے مندرجہ ذیل کمشن (بنک سے روپیہ منگوانے اور اس کے دیگر اخراجات وغیرہ پورا کرنے کے لئے) صدر انجمن احمدیہ چارج کرے گی۔ یہ کمشن صرف امانت کی رقوم پر ہی چارج کیا جائیگا۔ چندوں کی رقوم اس سے مستثنیٰ ہونگی۔

(۱) پہلے دو ہزار پر ایک آنہ فی سینکڑہ
(۲) دو ہزار سے اوپر پانچ ہزار تک تین پیسے فی سینکڑہ
(۳) پانچ ہزار سے اوپر دو پیسے فی سینکڑہ۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ

تلاش گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی غلام رسول کمال ڈیرہ سندھ والد صاحب کے مبلغ تیرہ ۱۳ صد روپیہ لے کر بھاگ گیا ہے۔ اس کا ارادہ سیر یا ملازمت کرنے کا ہے۔ اگر کسی صاحب کو مل جائے تو روک لیں اور مندرجہ ذیل پتہ پر تار ارسال فرمائیں۔ اس کے ہر اخراجات شکریہ کے ساتھ ادا کئے جائیں گے۔

حلیہ :۔ عمر ۱۲ سال۔ پیشانی پر ہلال نما نشان۔ رنگ گندمی جسم دُبلا۔ قد پورا
پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ۔ کمال ڈیرہ سندھ۔ ضلع نواب شاہ

ایک سنہری موقعہ

۱۔ جماعت کے حضرات جو کمیشن یا تنخواہ پر ایجنٹ کا کام کرنا چاہتے ہوں۔ اپنے سابقہ تجربہ کی تفصیلات مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ اور جن شرائط پر کام کرنا چاہتے ہوں۔ بالوضاحت مجھے روانہ کریں۔

۲۔ تجارت پیشہ احباب جماعت جو کہ Table cutlery E.P.N.S. Table ware اور دیگر E.P.N.S. تحفہ جات کی اشیا کا کام تھوک۔ پرچون۔ ذخیرہ یا بحیثیت سپلائیر کرتے ہیں۔ ان

اشیار کی قابل اعتبار کوالٹی گوڈز تیار کرنے والی فرموں کی بحیثیت ایجنٹ وغیرہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ تو وہ بھی خط و کتابت کریں۔ اور لکھیں کہ کن شرائط پر کام کرنا چاہتے ہیں۔

(۳) ایسے افراد جن کے پاس مندرجہ بالا اشیار کے export Permit ہوں وہ بھی اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

ایک مکان کی نیلامی کا اعلان

ایک مکان موسومہ جناب قاری محمد صاحب والا ۲۹ مارچ بروز جمعرات ۳۰ مارچ بروز جمعہ بوقت ۱۰ بجے نیلام ہوگا۔ آخری بولی دہندہ سے زرِ نیلام کا چہارم موقع پر وصول کیا جائیگا۔ اور باقی رقم بعد منظوری نیلام۔ اگر کسی وجہ سے نظارت امور عامہ نے یہ نیلام منظور نہ کیا۔ تو چہارم حصہ وصول شدہ واپس کیا جائے گا۔ (ناظر امور عامہ)

ضرورت ہے

ایک محنتی ٹریولنگ ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو کہ مختلف جگہوں میں جاکر ہماری تیار کردہ اشیاء کے لئے آرڈر بک کرے۔ شرائط معقول ہونگی۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کریں م - ا۔ معرفت الفضل قادیان

آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

روح نشاط

کشتہ جات اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتی ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ پرانے زکام اور کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے۔ دس روپے چھٹانک

خان عبدالعزیز خان حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنی سیلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۴۸ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بیچینی بے حد رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

تارک افیون

و مدک چانڈو و افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اسکو کبھی استعمال کر کے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا دیتے ہیں۔ اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے۔ اور افیون کو کھا کر اپنا روپیہ برباد کرتے ہیں ایسی دوا کے استعمال سے افیم و مدک و چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائیگی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ تو آنسو بہتے ہیں۔ نہ ناک بہتی ہے۔ نہ جماہی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

پتہ :- مولوی حکیم ثابت علی مینجر بان محمود نگر ۵ لکھنؤ

400 PRECIOUS GEMS
دنیا کی بہترین تصانیف کا انتخاب

اس میں مختلف مضامین کے متعلق سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چار سو ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔ مختلف غیر مسلم و غیر احمدی اقوام پر حقیقی اسلام کی حجت پوری کی گئی ہے ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں کا ایک اہم فرض۔ یہ چار سو صفحے کی تبلیغی کتاب خدا تعالیٰ کی خاص فضل و تائید سے تیار ہوئی ہے۔ انگریزی دان یہ کتاب شوق سے خریدتے ہیں۔ قیمت صرف دو روپیہ مجلد دو روپیہ آٹھ آنہ معہ محصول ڈاک۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حکومت ہند کے کنٹرول آرڈر

حکومت ہند نے کنٹرول کے سلسلہ میں جو مختلف تدابیر اختیار کی ہیں۔ ان کی پوری تفصیلات سے خاطر خواہ واقفیت حاصل کرنے میں بیوپاریوں اور پبلک دونوں کا فائدہ ہے۔ ان کارروائیوں کے مختصر خلاصے اخباری اعلانات نیز اشتہارات کی شکل میں شائع کئے جاتے رہے ہیں۔ مکمل آرڈر۔ آرڈیننس اور پرائس شیڈیول منیجر آف پبلیکیشنز سول لائینز دہلی یا کسی ایجنٹ سے حاصل کیجیے۔ جب سرکاری مطبوعات بھیجنے کی اجازت ہو۔

نوٹ :۔ یہ مطبوعات منگانے کے لئے براہ مہربانی انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ کو خط نہ لکھیں۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا۔

CONTROL

بعض زیادہ اہم مطبوعات کے پورے نام اور قیمتیں حسب ذیل ہیں :-

	فی کاپی
۱۔ فوڈ سٹف کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء (قیمت اردو انگریزی)	
(ا) دی ہورڈنگ اینڈ پرافیٹیرنگ پریوینشن ۱۹۴۳ء (۱۹۴۳ء کا آرڈیننس ۳۵)	۱ر
(ب) دی ہورڈنگ اینڈ پرافیٹیرنگ پریوینشن (امینڈمینٹ) آرڈیننس ۱۹۴۴ء	۱ر
(ج) دی ہورڈنگ اینڈ پرافیٹیرنگ پریوینشن (سیکنڈ امینڈمینٹ) آرڈیننس ۱۹۴۴ء (۱۹۴۴ء کا آرڈیننس نمبر ۵۳)	۱ر
(د) دی کنزیومر گڈز (کنٹرول آف ڈسٹری بیوشن) آرڈر ۱۹۴۴ء	۲ر
۳۔ (ا) دی پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
(ب) دی پیپر کنٹرول (ڈسٹری بیوشن) آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
(ج) دی پیپر (پرائس) کنٹرول آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
(د) دی پیپر کنٹرول (پرائسز آف بورڈ) آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
(ہ) دی پیپر پرائس آف امپورٹڈ سٹاک کنٹرول آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
(۴) دی نیوز پرنٹ کنٹرول آرڈر ۱۹۴۴ء	۱ر
۴ (ا) دی ڈرگز کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء (امینڈڈ)	۲ر
(ب) ڈرگ کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء (ترمیم شدہ) کے تحت مقرر کی ہوئی انتہائی قیمتوں کا شیڈیول یا فہرست	۶ر
۵ (ا) دی ٹیکسٹائل کنٹرول آرڈر ۱۹۴۳ء	۱ر
(ب) ٹیکسٹائل کمشنر کا اعلان نمبر ۳ ٹیکسٹائل اے (۵۱)۔ ۲/۴۳ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء جس کے ذریعہ روئی، کپڑے اور سوت کی انتہائی قیمتیں مقرر کی گئی تھیں	۴ر

اس کی جلدیں ختم ہو چکیں۔ اسے دوبارہ مینول آف کنٹرول آرڈرز (جاری کردہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز ڈیپارٹمنٹ) کی جلد اول کے طور پر چھاپا جا رہا ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۵ مارچ - ایک امریکن اعلان میں کہا گیا ہے کہ فلپائن میں منڈورو سے مشرق کی طرف رمبلون کے جزائر پر امریکن فوج نے قبضہ کر لیا ہے۔ سمارا کا جزیرہ بھی دشمن سے چھین لیا جو رمبلون کے شمال میں ہے۔ امریکن فوجیں رات کے اندھیرے میں رمبلون پر اُتر گئیں۔ جنہیں دیکھ کر دشمن ہکا بکا رہ گیا۔ دشمن کی قریباً ساری فوج تباہ کر دی گئی۔ آیوجیما کے شمالی کونہ میں امریکن فوج اور آگے بڑھ گئی ہے۔ جاپانیوں کی حالت یہاں بہت نازک ہو گئی ہے ۲۴ روز ہوئے یہاں امریکن فوج اُتری تھی۔ اور اب تک بیس ہزار جاپانی فوج ماری جا چکی ہے امریکن طیاروں نے فارموسا میں دور دور تک دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔

لنڈن ۱۵ مارچ - دریائے رائن کے مشرقی کنارے پہلی فوج نے ریمیگن میں اپنا مورچہ اور بڑھا لیا ہے۔ اور اب کولون سے فرینکفرٹ جانے والی بڑی سڑک سے ایک میل دور ہے۔ دشمن یہاں سخت مقابلہ کر رہا ہے تیسری امریکن فوج نے موزیل کے جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے تیرہ مزید شہروں پر قبضہ کر لیا اور دو میل آگے بڑھ گئی۔ زاربروکن کے مشرق میں اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمن فوج اور ذخائر پر بڑے زور کے ہوائی حملے کئے۔ کل ۱۳۲ ویں رات پھر برلن پر ہوائی حملہ کیا گیا۔ اور دن کے وقت پانچ ہزار ہوائی جہازوں نے جرمنی میں دور دور تک مارشلنگ یارڈوں اور فوجی ٹھکانوں پر حملے کئے۔ مشرقی پرشیا میں بچی کھچی جرمن فوجوں کا صفایا کرنے کے لئے روسیوں نے ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اور کونسبرگ میں تیرہ اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ چار ہزار جرمن مارے گئے اور دو ہزار قیدی بنا لئے گئے۔

دہلی ۱۵ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں سپلائی ممبر نے کہا کہ لڑائی سے قبل جتنا کپڑا خرچ ہوتا تھا اس کا ۳/۴ حصہ اب بھی شہری ضروریات کیلئے دیا جاتا ہے۔

پشاور ۱۵ مارچ - ڈاکٹر خان صاحب نے صوبہ سرحد میں کانگرسی وزارت بنالی ہے۔ جو کل صبح حلف وفاداری لیگی۔ نئی وزارت میں دیوان بھنجو رام گاندھی اور خان عباس خان بھی شامل ہو گئے۔ اس امر کا امکان ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر تمام کانگرسی نظربند رہا کر دیئے جائیں گے۔

لاہور ۱۵ مارچ - آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر جو ایسٹر کے ایام میں یہاں منعقد ہو رہا ہے۔ مسٹر جناح کا جلوس نکالنے کی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ - ہاؤس آف کامنز میں وزیر جنگ نے بتایا کہ مغربی محاذ پر اس وقت امریکن فوجوں کی تعداد برطانوی فوجوں کی تعداد سے دو چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ پہلے پندرہ روز میں تین لاکھ نوے ہزار سپاہی، ستر ہزار گاڑیاں اور ۲ لاکھ تیس ہزار ٹن سامان خوراک نارمنڈی کے ساحل پر اتارا گیا۔ یہ صرف برطانوی اور کینیڈین فوجوں کے لئے تھا۔ امریکن فوجوں کے لئے بھی اسی قدر سامان اتارا گیا تھا

دہلی ۱۵ مارچ - کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف نے بتایا کہ گزشتہ سال کی تیسری سہ ماہی میں ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ نے فوجوں کے لئے ۷ لاکھ پرندے اور دو کروڑ چالیس لاکھ انڈے خریدے گئے۔ اب امریکہ سے یہ اشیاء بند ڈبوں میں برآمد کی جا رہی ہیں۔

گلاسگو ۱۵ مارچ - اخبار "گلاسگو ہیرلڈ" نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی سکیم پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس قسم کے ہر اقدام کا خیر مقدم کرنا چاہیئے گو ممکن ہے ابتداء میں مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح اس سے متفق نہ ہوں۔

لاہور ۱۵ مارچ - حکومت ہند کے ٹیکسٹائل کمشنر نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ پنجاب اور ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں سوتی کپڑے کا راشن کر دیا جائیگا۔ پنجاب میں ہر شخص کو سالانہ ۱۸ گز کپڑا ملیگا۔ آپ نے بتایا۔ کہ اس وقت پنجاب کو سوت کی تین ہزار گانٹھیں ماہوار دی جاتی ہیں۔ ہندوستانی ملیں سالانہ چار ارب ۸۰ کروڑ گز کپڑا تیار کرتی ہیں۔ نوے کروڑ گز فوج کے لئے اور ساٹھ کروڑ گز مشرق وسطیٰ بھیجا جاتا ہے۔

بیت المقدس ۱۵ مارچ - مسجد اقصےٰ کی مرمت کا کام جو ۳۸ء میں شروع کیا گیا تھا۔ اب ختم ہو گیا ہے۔ اس وقت تک اس پر ۶۵ ہزار پونڈ خرچ آیا ہے دس ہزار پونڈ کی رقم اس مد میں حکومت مصر نے دی تھی۔ مسجد میں نوے نئی اور مربع کھڑکیاں لگائی گئی ہیں۔ اور سنگ مرمر کے بیس نئے ستون قائم کئے گئے ہیں۔ خوبصورت چھت بنائی گئی ہے

لنڈن ۱۵ مارچ - کہا جاتا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے سار کی وادی میں ہرفان پاپن سابق جرمن سفیر مقیم ترکی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس کی جاگیر بھی اب اتحادی فوج کے قبضہ میں ہے

واشنگٹن ۱۵ مارچ - مسٹر روزویلٹ نے کانگرس سے کہا ہے کہ ۴۶-۱۹۴۵ء میں بحری بیڑے کے لئے ۲۳ ارب ۷۲ لاکھ ڈالر کی رقم منظور کی جائے۔

دہلی ۱۵ مارچ - ڈیفنس آف انڈیا کے ماتحت حکومت ہند نے ریلوے پولیس اور ریلوے ملازمین کو اختیار دیا ہے کہ فٹ بورڈ اور گاڑی کی چھت پر سفر کرنے والے مسافروں کو گاڑی سے اُتار دیا جائے۔ اور ایسا کرنے والے کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔ مجرموں کو چھ ماہ قید۔ جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی

لاہور ۱۵ مارچ - صوبائی مسلم لیگ کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ ایسٹر کی تعطیلات میں آل انڈیا مسلم لیگ کا جو اجلاس لاہور میں ہونے والا تھا۔ وہ مسٹر جناح کی خرابی صحت کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اس کے لئے جو تاریخیں مقرر ہوں گی ان کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۵ مارچ - تیسری امریکن فوج کے دستے دریائے موزیل کے شمالی کنارے سے جنوبی کنارے پہنچ گئے ہیں۔ اس دریا کے جنوبی کنارے پر اب کافی بڑے بڑے مورچے بنائے جا چکے ہیں۔ ساتویں امریکن فوج کے دستوں نے بھی زاربروکن کے نواح میں کافی پیشقدمی کی ہے۔ مشرقی محاذ پر روسی فوجوں نے ڈینزگ کے آس پاس اور کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

کلکتہ ۱۵ مارچ - برما میں چینی فوج نامتو سیپاؤ روڈ پر بڑھ رہی ہے۔ اور سیپاؤ سے تیرہ میل سے بھی کم ہے مانڈلے میں فورٹ ڈفرن میں گھری ہوئی جاپانی فوج ابھی کافی مقابلہ کر رہی ہے مانڈلے سے جنوب مغرب کی طرف ایراودی کے جنوبی مورچہ سے آگے بڑھ کر اتحادی فوجوں نے بعض اور کامیابیاں حاصل کر لی ہیں۔ اس علاقہ میں جاپانیوں نے اب باقاعدہ مقابلہ بند کر دیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے دور دور تک حملے کئے رنگون اور مانڈلے ریلوے اور ان دونوں شہروں کو ملانے والی سڑک کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا

چنکنگ ۱۵ مارچ - دو جاپانی جنگی جہازوں نے جن کے ساتھ بہت سی کشتیاں بھی تھیں۔ مشرقی چین میں صوبہ فیوکن کے ساحل پر فوجیں اُتارنے کی کوشش کی۔ مگر چین کی ساحلی توپوں نے ان کی اس کوشش کو ناکام بنا دیا۔ جنوبی چین میں صوبہ کیانگسی کے شہر "شوے شان" پر چینی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۱۵ مارچ - سنٹرل اسمبلی میں فنانس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ ہندوستان سے سونا چاندی کی برآمد کی ممانعت کے احکام نافذ ہونے بعد ۱۱۹ اشخاص سونا اور ۳۷ چاندی برآمد کرنے کے جرم میں پکڑے گئے۔ اور قریباً چار لاکھ روپیہ کی رقوم جرمانہ سے وصول ہوئیں

واشنگٹن ۱۵ مارچ - مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے جس علاقہ پر فرانس کا قبضہ ہوگا۔ اس میں فرانسیسی حکومت کو مکمل اختیارات حاصل ہونگے اگرچہ اتحادیوں کی مرکزی کونسل کو عام نگرانی کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ آسٹریا پر قبضہ کے متعلق علیحدہ پالیسی وضع کی جائیگی اور اس کے لئے ویانا میں ایک اتحادی کونسل قائم کی جائے گی۔

قاہرہ ۱۵ مارچ - مشرق وسطیٰ کا دورہ کرنے والے برطانوی پارلیمنٹری مشن کے ایک ممبر کمانڈر کنگ ہال نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مصر میں کچی روئی کے انباروں کے انبار پڑے سڑ رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے مزدور نہیں ملتے